REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۳۱ وفا ۱۳۳۹ھش ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۱۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد —

ایبٹ آباد ۲۹ جولائی بوقت سوا آٹھ بجے شب

رات نیند اچھی آگئی اور دن بھر طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ریلوے پلوں کی تعمیر پر ۶ کروڑ ۴۱ لاکھ روپے کے خرچ کا منصوبہ

مسلسل سیلابوں کے باعث کمزور ہونیوالے پل از سر نو تعمیر کئے جائیں گے

کراچی ۳۰ جولائی۔ با اعتبار ذرائع نے بتایا ہے کہ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان دونوں صوبوں میں ریلوے کے نئے پل تعمیر کرنے اور پرانے پل گرا کر ان کی جگہ نئی تعمیرات مکمل کرنے کے لئے ایک وسیع منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے حکومت نے چھ کروڑ اکتالیس لاکھ روپے کی رقم مختص کر دی ہے۔ نئے پل تعمیر کرنے کی ضرورت اس وجہ سے محسوس ہوئی کہ مسلسل کئی سال سے دونوں صوبوں میں جو سیلاب آ رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے موجودہ پلوں میں سے بعض پل کمزور ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے نئے مقامات پر پانی کے نکاس کے لئے نئے پل تعمیر کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ سیلابوں کی وجہ سے کئی ایسے ریلوے پل جو گذشتہ دور میں تعمیر کئے گئے تھے بیکار ہو گئے ہیں کیونکہ کئی جگہ دریاؤں نے رخ تبدیل کر لئے ہیں۔

فرانسس پاورز کی طرف سے روسی وکیل پیش ہوگا

ماسکو ۳۰ جولائی۔ ایک اونچے رتبہ کے روسی جج نے پچھلے دنوں برطانوی پارلیمنٹ کے ایک رکن کو جو آجکل ماسکو میں ہے بتایا کہ یو ٹو ہوائی جہاز کے امریکی ہواباز فرانسس پاورز کے خلاف جاسوسی کے الزام میں ۱۷ اگست سے جب مقدمہ شروع ہوگا تو ایک روسی وکیل اس کی طرف سے وکیل صفائی کے طور پر پیش ہوگا۔

ام مظفر احمد کی تشویشناک علالت

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی ربوہ —

جیسا کہ الفضل میں چھپ چکا ہے میرے گھر سے یعنی ام مظفر احمد تین دن سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی میں نقص اور رعشہ اور اعصابی درد دل اور پتہ کی تکلیف تو چھ سات سال سے ہے۔ جس کی وجہ سے دو سال ہا سال سے صاحب فراش اور چلنے پھرنے سے معذور ہو چکی ہیں۔ مگر تین دن سے ان کے پتہ میں زہر پیدا ہو جانے کی وجہ سے ان کی بیماری نے غیر معمولی شدت اختیار کر لی ہے انتہا درجہ کی بے چینی اور پتہ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ جس کے ساتھ سانس کی تکلیف بھی شامل ہو گئی ہے۔ اور جسم کے بعض حصے آکسیجن کی کمی کی وجہ سے نیلے ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے مارفیا کا ٹیکہ تجویز کیا۔ چنانچہ دس بارہ گھنٹے اس کے اثر کے نیچے رہیں۔ اب بظاہر مارفیا کا اثر تو ختم ہو گیا ہے۔ مگر کمزوری انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اور خوراک عملاً بالکل بند ہے گزشتہ رات ہذیان اور نیم بیہوشی کی حالت رہی۔ اور بخار کسی قدر زیادہ ہو گیا۔ کل تمام کو پھر ڈاکٹر کرنل حسن دین صاحب لائل پور سے تشریف لائے۔ اور مقامی ڈاکٹر یعنے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللّٰہ خیراً۔ احباب کرام ام مظفر احمد کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ میری ان کی رفاقت قریباً ۵۵ سال سے ہے۔ اور میں خود بھی بیمار ہوتا ہوں اور کافی کمزور ہو گیا ہوں اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ کیونکہ صرف اسی کی رحمت ہمارے گھر کا نگہبان ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۶۰/۷/۳۰

ڈیڑھ ہزار بلجیمی فوج واپس بلانے کا فیصلہ

برسلز ۳۰ جولائی۔ باوثوق ذریعے کے مطابق حکومت بلجیم نے کل کابینہ کے ایک محدود اجلاس میں فیصلہ کیا کہ کانگو سے فوری طور پر ڈیڑھ ہزار فوجیوں کو واپس بلا لیا جائے۔

صدر ناصر کیوبا جائیں گے

اسکندریہ ۳۰ جولائی۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر آئندہ سال مارچ میں کیوبا جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر وہ میکسیکو بھی جائیں گے

سابق فرانسیسی کانگو کی خودمختاری

برازاویلا ۳۰ جولائی۔ جمہوریہ کانگو (سابق فرانسیسی) کی قومی اسمبلی نے آزادی کے ان معاہدوں کی توثیق کر دی ہے جن پر حال ہی میں دستخط ہوئے تھے ان معاہدات کے تحت اس علاقے کو مکمل خودمختاری دی گئی تھی۔

صدر ایوب مشرقی پاکستان کے دورہ سے واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۳۰ جولائی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مشرقی پاکستان کا سات روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد کل رات کراچی پہنچ گئے۔ مرکزی وزراء جناب محمد شعیب جناب ذوالفقار علی بھٹو اور جناب ذاکر حسین بھی صدر کے ہمراہ کراچی واپس آئے ہیں۔ صدر نے کل تیسرے پہر عازم کراچی ہوتے وقت ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا مشرقی پاکستان کی ترقی پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ اب عوام کو اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہوگی کہ اس صوبے کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ میرا دورہ مشرقی پاکستان بہت خوشگوار رہا۔ میں نے صوبے کے مفاد کے پیش نظر لوگوں سے براہ راست بات چیت کی۔ اور ان سے مشورہ کیا۔

ہوائی اڈہ پر جن اصحاب نے صدر کو الوداع کہا ان میں لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان گورنر مشرقی پاکستان ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان جناب ابوالقاسم خان وزیر صنعت مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری جناب اظفر خواجہ ناظم الدین سابق گورنر جنرل پاکستان سفارتی نمائندے اور اعلیٰ سول و فوجی افسران شامل تھے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت ۔ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربی کی طبیعت ناساز ہے احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر ...

روزنامہ الفضل ربوہ   مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۶۰ء

مسلمانوں کا دورِ تنزل

کسی "مفکر" صاحب نے "موازنہ سیدین" کے زیر عنوان ایک طویل اور بھاری بھرکم مضمون لکھا ہے جو پہلے تو بعض لاہور کے روزنامہ اخبارات میں بالاقساط شائع ہوا اور اب کچھ روز ہوئے ہفت روزہ "اقدام" لاہور نے سالم مضمون ایک ہی پرچہ میں شائع کیا ہے۔ جن اخبارات میں یہ مضمون بالاقساط شائع ہوا تھا۔ ان سے پتہ لگتا تھا کہ مفکر صاحب کس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ اقدام میں چھپنے کے بعد بعض لوگوں نے "موازنہ" کے خلاف اسی جوش و خروش سے اظہار خیال کیا ہے جس جوش و خروش سے اخبارات کے ایک سیکشن نے مفکر صاحب کا طویل مضمون شائع کیا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ مفکر صاحب کا مضمون نہایت ہی جانبدارانہ ہے نہ صرف یہ بلکہ یہ مضمون ایک سید یعنی سید جمال الدین مرحوم کی طرف سے دوسرے سید یعنی سرسید احمد مرحوم پر نہایت تلخ اور جارحانہ تنقید پر مشتمل تھا۔ ظاہر ہے کہ اس کو "موازنہ" کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں صرف سرسید احمد کی برائیوں کو نہایت مبالغہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور ع

عیبش ہمہ گفتی ہنرش نیز بگو

پر عمل نہیں کیا گیا۔ صرف آغاز میں سرسید کے متعلق صاحب مضمون نے اتنا کہدیا تھا کہ ان کا طریق کار انگریز سے تعاون تھا۔

جیسا کہ ہم ایک پہلے مضمون میں بیان کر چکے ہیں۔ جہاں تک سرسید کی دینی اصلاحات کا تعلق ہے اور جہاں تک انہوں نے اس وقت کے مغربی خیالات کے آئینہ میں اسلام کی توجیہات کرنے کی کوشش کی ہے ہمیں ان سے سخت اختلاف ہے اور ہماری دانست میں سید جمال الدین مرحوم کی تنقید سے اگر تلخ انداز اور خود ان کی جذباتی اور بے عمل زندگی کے پہلو کو نظر انداز کر دیا جائے تو دینی نگاہ سے کہا جا سکتا ہے کہ اصولاً یہ تنقید جائز تھی۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ تنقید بے حد تلخ ہونے کے علاوہ ایسے شخص کی تنقید ہے جو محض تعصب کا پیکر تو ہے مگر جس کے سامنے اپنی کوئی منزل نہیں۔ جو خود سراسر ہیجان ہے اور دوسروں کو چند لمحوں کے لئے ہیجان میں غرق کر سکتا ہے مگر جس کے پاس قوت عمل کا فقدان ہے اور جس کو یہ علم بھی نہیں کہ وہ در اصل چاہتا کیا ہے۔ وہ بلا سوچے سمجھے مغربی علوم کو بُرا کہتا اور اسلام اسلام کرتا چلا جاتا ہے۔ مگر جن مشرقی اقوام کو خطاب کرتا ہے ان کو نہ تو یہ بتلانے کی قابلیت رکھتا ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے نہ ان کی رہنمائی کے لئے کوئی تحریک چلاتا ہے اور نہ کوئی عملی پروگرام ان کے سامنے رکھتا ہے۔

سرسید کی دینی تشریحات سراسر غلط سہی۔ بلکہ حقیقتاً وہ سراسر غلط تھیں اور انہوں نے مغربی جدید سائنس اور جدید فلسفہ کو آخری حرف سمجھ کر اسلام کی بعض ازلی اور ابدی صداقتوں کو خطرے میں ڈال دیا اور ان ہردم بدلنے والے مفروضات کو ابدی و ازلی سمجھ لیا جو مغربی الحاد اور مادہ پرستی نے پیش کئے تھے جن کی آج بڑی حد تک خود دانایانِ مغرب نے ہی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ اس کے باوجود کوئی شخص سید جمال الدین مرحوم کو صرف اس لئے کہ اس نے انہیں ٹوکا سرسید پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اوّل الذکر نے جو کہا وہ مبہم تھا اور اس کے ساتھ کوئی عمل نہیں تھا۔ مگر سرسید ایک آڑے وقت میں جب انگریز غلط مذہبی جوش کی وجہ سے اسلام کا نام ہی ہندوستان سے مٹا دینا چاہتا تھا جزوی طور پر ہی سہی آگے بڑھ کر مسلمان قوم کو اس تباہی سے بچانے کی کوشش کی اس نے وقت کے لحاظ سے "تعاون" کی بہترین پالیسی اختیار کی اور انگریز کے دل سے مسلمانوں کے خلاف جو بغض تھا اس کو کسی حد تک کم کرنے کی کوشش میں کامیاب ہوا۔ تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ گو سرسید نے مغربی خیالات کی کورانہ تقلید میں اسلام کو سخت نقصان پہنچایا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے مسلمان قوم کی یہ خدمت ضرور کی ہے کہ انگریز کی تباہ کن پالیسی سے اسکو ایک حد تک بچا لیا۔ تاہم اس سے صرف اتنا ہی ہو سکا کہ مسلمان کسی قدر بالکل تباہی سے بچ گیا مگر زوال کی رو جس میں وہ بہہ رہا تھا سرسید کی دینی تشریحات نے اسکو اور بھی تیز کر دیا اور تو تعلیمیافتہ مسلمان نئے علوم سے واقف ہوتے ہوئے اسلام کی صداقتوں سے ہی انکار کرنے لگا اور ہر ایک اسلامی اور روحانی بات کو مادی بٹوں سے تول کر کم و کیف کا اندازہ لگانے لگا۔

ایک طرف یہ اندھا علم الکلام تھا جو اکثر ظاہر پرست اہل علم حضرات کی وجہ سے بالکل بے جان ہو چکا تھا اور طرح طرح کی بدعتیں اس میں داخل ہو چکی تھیں یہاں تک کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ اور سید احمدؒ بریلوی کی مجددانہ اصلاحات کے باوجود مسلمان روز بروز بے عملی کے غار میں گرتا چلا جا رہا تھا۔ دوسری طرف سرسید مرحوم کی بے پناہ نئی نئی تشریحات کا طوفان تھا۔ جس نے مسلمانوں میں اسلام ہی سے نفرت کے رجحانات پیدا کر دئے تھے اور سرسید کی تعاون کی پالیسی بجائے مفید ہونے کے مسلمانوں کو ایک دوسرے اندھے غار میں دھکیل رہی تھی۔ کچھ تو مسلمان پہلے ہی گردش فلک سے نڈھال تھے مولوی اور مسٹر کی کشمکش نے ان کی رہی سہی قوت کو بھی سلب کر لیا۔ تیسری طرف انگریز کی معاندانہ روش بھی اور چوتھی طرف ہندوؤں کی تازہ دم اکثریت الغرض مسلمان چاروں شانوں چت ہو چکا تھا۔

فرزندان اسلام کی یہ حالت کتنی قابل رحم تھی اس کا حال اس عہد کی تاریخ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں دردمند دلوں کی آہیں اور نالے ابھی تک فضا میں گونج رہے ہیں۔ سو سید مرحوم سے لیکر آج تک کتنے نوحے امت مرحوم پر نہیں کہے گئے۔ نہیں۔ ان کا سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہؒ بلکہ حضرت مجدد الف ثانیؒ تک چلا جاتا ہے۔ یہ عالم تھا۔ یا۔ ہے۔ کیا اسلام کے اس عالم میں وہ ہستی جس نے فرمایا ہے کہ (الآیہ)

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔

یعنی وہی ہے وہ جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق بھیجا تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کر دے اور جس نے فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔

یعنی ہم ہی نے ذکر اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔

کیا وہ رب العلمین اسلام کی یہ حالت دیکھ کر خاموش ہی بیٹھا رہتا۔ وہ قادر مطلق رحمٰن و رحیم خدا جس نے فرمایا تھا کہ

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا تحقیق باطل بھگوڑا ہے۔

کیا اس خدا کو جوش نہیں آنا چاہیئے تھا ضرور آنا چاہیئے تھا چنانچہ وہ خاموش نہیں رہا۔ اس نے ہندوستان کی ایک گمنام بستی میں۔ کیونکہ اگرچہ تمام دنیا پر عالم ادبار آ چکا تھا۔ مگر اس وقت اس کا مرکز ہندوستان ہی تھا اسلئے اللہ تعالےٰ نے ہندوستان میں اپنے مسیح موعود اور موعود الامام المہدی مبعوث کیا۔ جس نے ایک طرف سرسید مرحوم کی غلط توجیہات کی تصحیح کی اور دوسری طرف غلط بدعات کی پروردہ عصبیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور ایک صحیح صحت مند اور حقیقی اسلام کے چہرے سے تمام وہ دبیز پردے ہٹا دئے اور تمام وہ گرد و غبار دھو ڈالا جس نے اس حسین چہرہ کو دنیا کی نظروں سے چھپا رکھا تھا۔

(باقی)

درخواستِ دُعا

— از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب —

میری چھوٹی ہمشیرہ صابرہ بیگم عرصہ دو تین سال سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹری و یونانی سبھی علاج ہوئے۔ مگر تکلیف میں فرق نہیں ہوا۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ میں تمام بزرگوں اور بہنوں سے درخواست دعا کرتی ہوں۔ کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

میری بڑی ہمشیرہ بیگم فاضل الہ دین بھی کئی پریشانیوں میں اور فکروں میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے بھی احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

میرے محترم بزرگ والدین ضعیف اور کمزور ہیں۔ احباب ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو جزائے خیر دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(زینب حسن از ڈھاکہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مسلمانوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ تربیت اور اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھے

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء ـ بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تجارت کو دیکھ لو

انگلستان میں خصوصاً اور باقی یورپ میں عموماً یہ خوبی ہے کہ وہ جو چیزیں بناتے ہیں معیاری بناتے ہیں۔ یہاں سے بیٹھے بیٹھے ان سے دس لاکھ کا سودا کر لو۔ تو اس کے بعد بہت حد تک اطمینان ہوتا ہے کہ جیسی چیز مانگی ہے ویسی ہی مل جائے گی لیکن یہاں پر اگر سامنے بھی سارا مال لیا جائے تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دھوکا نہ ہو اور یہ واقعہ ہے کہ یہاں سر پر بیٹھے لوگ دھوکا کر لیتے ہیں۔ ہم ایک دفعہ کشمیر گئے۔ اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی۔ ہمارے ساتھ مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی تھے۔ کشمیر میں عام طور پر گبھے بنائے جاتے ہیں جو پرانے اور پھٹے ہوئے قالینوں سے تیار کئے جاتے ہیں لیکن جب گبھا بن جاتا ہے تو اس پر مختلف رنگ دیئے جاتے ہیں اور پھر اس پر ریشم کے دھاگے سے پھول بنا دیتے ہیں اور وہ اچھا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ میں نے بھی گبھہ خریدا۔ کمرے کے لحاظ سے بنانے والے کو میں نے سائز بتایا کہ اتنا لمبا اور اتنا چوڑا ہو۔ چند دنوں کے بعد اس سے دریافت کیا گیا کہ گبھا تیار ہو گیا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا تیار ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ لمبائی اور چوڑائی میں

ایک ایک فٹ چھوٹا

تھا اور اس سے قیمت میں کئی روپے کا فرق پڑ جاتا تھا۔ پھر وہ کمرے کے لحاظ سے مناسب بھی نہیں تھا۔ میں نے اسے کہا کہ میں تو اسے لینے کے لئے تیار نہیں۔ یہ تو چھوٹا ہے۔ میں نے تو تمہیں کہہ دیا تھا کہ آٹھ فٹ لمبائی اور پانچ فٹ چوڑائی یعنے چالیس مربع فٹ ہو۔ لیکن تم نے تو سات فٹ لمبا اور چار فٹ چوڑا یعنی اٹھائیس مربع فٹ کا گبھا بنایا ہے اور بارہ مربع فٹ کا فرق ڈال دیا ہے جو

بہت بڑا فرق

ہے ایک تو تم نے مجھے دھوکا دیا ہے دوسرے اتنا چھوٹا ہو جانے کی وجہ سے اب یہ میرے کام کا بھی نہیں رہا۔ کیونکہ میں نے یہ اپنے ایک دوست کے کمرے کا ساتز لے کر اس کو بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے بنوایا تھا۔ لیکن اب یہ اس کمرے میں بھدا معلوم ہو گا۔ اس لئے میں اسے پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہ اب میرے کام کا نہیں رہا۔ میری یہ بات سنکر اس نے بچوں کی طرح بڑی اونچی آواز سے رونا شروع کر دیا کہ

مجھ پر رحم کرو

کرو۔ میں مسلمان ہوں وہ یہ فقرہ بار بار دوہرائے اور مجھے غصہ چڑھے کہ یہ کیوں کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس لئے مجھ پر رحم کرو۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ بنتا تھا کہ میں مسلمان ہوں اس لئے میں کیوں دھوکا نہ کروں یہ میرا ہی حق ہے کہ میں دھوکا کروں۔ اگرچہ اس کا مطلب یہ نہ تھا۔ لیکن اس سے نکلتا یہی تھا۔ اصل میں اس کا مطلب یہ تھا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور تم میرے مسلمان بھائی ہو اس لئے تم مجھے معاف کر دو۔ اس کے شور کو سنکر لوگ اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے بے چارہ غریب ہے غلطی کر بیٹھا ہے آپ اسے معاف کر دیں۔ اور رقم اسے دے دیں۔ میں نے کہا میں تو دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن یہ کیوں کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اس لئے مجھے چھوڑ دو۔ گویا کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے فریب اور دھوکا کرنا اس کا حق ہے سیدھی طرح کہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے درگزر کر دیں۔ آئندہ اس طرح نہیں کروں گا۔ یہ آجکل کے

مسلمانوں کی حالت

ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ فریب کرنا ہمارا حق ہے اگر فریب کرنا ہمارا حق نہیں تو اور کس کا ہے

اسی طرح انگریز بند ڈبوں میں دودھ بیچتے ہیں اور اس میں کوئی ملونی نہیں ہوتی۔ لیکن ہمارے ہاں جو دودھ بیچتے ہیں اس میں عام طور پر پانی ملا ہوا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا واقعہ

ہے کہ میر محمد اسحاق صاحب کو ایک دفعہ یہ خیال پیدا ہوا کہ کسی طرح ان دھوکے بازوں کو پکڑا جائے۔ انہوں نے ایک آلہ منگوایا جس سے کہ معلوم ہو جاتا ہے کہ دودھ میں ملونی ہے یا نہیں اس آلے میں ایک مقام پر ایک نشان لگا ہوتا ہے۔ جو دودھ کے وزن کے مطابق ہوتا ہے ہر چیز کا ایک خاص وزن ہوتا ہے۔ اور دودھ کا بھی ایک وزن ہوتا ہے اگر اس نشان تک آلہ دودھ میں رہے۔ تو دودھ ٹھیک سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر وہ آلہ اس نشان سے اونچا رہے تو سمجھا جاتا ہے کہ دودھ میں پانی ملایا گیا ہے۔ چونکہ پانی کا وزن کم ہوتا ہے اور دودھ کا زیادہ اس لئے جب پانی دودھ میں ملتا ہے۔ تو دونوں کا وزن ملکر ایک نیا وزن بن جاتا ہے۔ جو کہ دودھ کے وزن سے ہلکا ہوتا ہے۔ اور آلہ اس نشان تک دودھ میں نہیں ڈوبتا۔ جتنا خالص دودھ ہونے کی وجہ سے ڈوبنا چاہیئے۔ اس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ دودھ میں پانی ملایا گیا ہے۔ وہ آلہ منگوا کر میر صاحب نے شہر میں پھرنا شروع کر دیا۔ اور جس نے بھی دودھ بیچنے کے لئے آنا کہنا کہ دودھ دکھاؤ۔ اگر ٹھیک ہوتا تو اس کو کہہ دیتا ٹھیک ہے جاؤ اور بیچو اور اگر آلہ دودھ کو ناقص بتاتا۔ تو ان کو دودھ بیچنے سے منع کر دیتا۔ یہ ان کا مشغلہ ہو گیا تھا کہ سارا دن ادھر ادھر پھرنا اور جسکو دیکھنا بلانا اور آلہ لگانا۔ اس وقت ہسپتال اس چوک میں جہاں پر کہ بک ڈپو ہے ہوتا تھا اور غالباً ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب وہاں کام کرتے تھے۔ بہرحال جو بھی تھے۔

انہوں نے ایک شخص کے متعلق کہا کہ آلہ کے ذریعہ ہم نے کئی دفعہ اس کا دودھ دیکھا ہے اور یہ دودھ ٹھیک ہے۔ اس لئے دودھ اس سے لیا جائے مگر

اتفاق ایسا ہوا

کہ ایک دفعہ وہی شخص برتن میں سے ایک گڑوی دودھ نکال کر کسی کو دینے لگا۔ تو اس میں سے چھوٹی سی مچھلی کود کر باہر آپڑی اصل میں وہ ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ آلہ لگاتے ہیں تو اس نے ڈھاب کا پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ ڈھاب کے پانی میں مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اور مٹی بھاری ہوتی ہے۔ اس لئے پانی کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے آلہ اس مقررہ نشان تک پہنچ جاتا اور دھوکہ بازی کا پتہ نہ لگتا۔ لوگ سمجھتے کہ بڑا دیانتدار ہے۔ کیونکہ آلہ دودھ کے مقررہ نشان تک پہنچ جاتا ہے لیکن ایک دن مچھلی کود کر باہر آپڑی تو پھر اس کی چالاکی کا علم ہوا۔ جس قوم میں دھیلے دھیلے اور دمڑی دمڑی کے لئے اتنی دھوکہ بازی کی جاتی ہو اور جو قوم دمڑی دمڑی پر اتنی حریص ہو۔ اور

جس قوم کے ایسے اخلاق ہوں

وہ لوگوں پر کیا رعب قائم رکھ سکتی ہے۔ اس طرح ہماری جماعت میں اور بھی کئی ایسے اخلاق کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جب میں ڈلہوزی میں تھا ہم ایک گوجر سے دودھ لیا کرتے تھے، میرے ملازم نے ایک دن مجھے بتایا کہ وہ دودھ میں پانی ڈالتا ہے میں نے اسے ڈانٹ کر کہا کہ تم اس کے متعلق کیوں بدظنی کرتے ہو۔ مگر بعد میں لوگوں نے مجھے بتایا کہ اس کو دودھ میں پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ بات ٹھیک تھی۔ ایک دن تو لطیفہ ہو گیا۔ ہمارے مہمان زیادہ ہو گئے اس لئے ہم نے دودھ بجائے سات سیر لینے کے دس سیر لینا شروع کیا۔ دوسرے چوتھے دن چند دوست اس کو پکڑ کر میرے پاس لائے۔ اور کہا کہ ہم نے اس کو دودھ میں پانی ڈالتے دیکھا ہے۔

میں نے تحقیقات کروائی

دودھ والے نے کہا کہ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ میری بھینس سات سیر دودھ دیتی ہے زیادہ نہیں دیتی۔ اس لئے میں کہاں سے زیادہ دوں لیکن یہ کہتے تھے کہ ہم نے ضرور دس سیر دودھ لینا ہے۔ آخر میں کیا کر سکتا تھا۔ میں نے پانی ڈالنا شروع کر دیا تاکہ دس سیر پورا کیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سادہ

آدمی تھا اس نے یہ کام دھوکا دینے کیلئے نہیں کیا بلکہ اس نے سمجھا کہ جب وہ خود دس سیر کہتے ہیں تو

اس کا مطلب صاف ہے

کہ پانی ڈال کر دس سیر دودھ پورا کر لو اس نے میں پانی ڈال کر دیتا ہوں یہ بات تو الگ رہی ڈلہوزی میں تو یہ ہوتا ہے کہ دودھ بیچنے والے کہتے ہیں کہ روپے کا تین سیر والا لینا ہے یا روپے کا پانچ سیر والا یا روپے کا سات سیر والا اگر کوئی لالچ میں آجائے اور سات سیر والا دودھ مانگے تو وہ اس کے سامنے نکے میں سے ڈیڑھ پاؤ دودھ میں قریباً اڑھائی پاؤ پانی ملا کر اسے دے دیتے ہیں غرض تجارتی معاملات میں ہندوستانیوں میں عام طور پر دیانت داری نہیں پائی جاتی لیکن یورپین قومیں ان باتوں میں نہایت دیانت دار ہوتی ہیں ان کی چیز اگر خراب ہو جائے تو وہ اسے فوراً پھینک دیں گے لیکن ہمارے ملک کے تاجر ان کو پھینکتے نہیں بلکہ سستے داموں بیچنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ

ہر چیز کا ایک سٹینڈرڈ ہونا چاہیئے

اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اس معیار سے چیز نہ گرے اور اگر گرے تو اس کو بیچا نہ جائے اگر اس کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو کوئی کارخانہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارے قادیان میں بھی کئی کارخانے ہیں اور اچھے چل رہے ہیں پچھلی دفعہ جب میں لاہور گیا تو بعض بڑے بڑے ماہروں نے تسلیم کیا کہ قادیان اتنی ترقی کر گیا ہے کہ ہندوستان کے کسی اور شہر میں اتنی ترقی نہیں ہوئی لیکن وہ اور دوسرے مال لینے والے سب یہی شکوہ کرتے تھے کہ کارخانوں کا ایک سٹینڈرڈ

نہیں بلکہ کبھی اعلیٰ چیز تیار ہو جاتی ہے اور کبھی ادنیٰ۔ اس کے مقابلہ میں انگلستان کی لاکھوں فرمیں ہیں مگر ان کا سٹینڈرڈ قائم ہے

اس کی وجہ یہی ہے

کہ انہوں نے چیکر رکھے ہوئے ہیں۔ جب کارخانے سے باہر مال جانے لگتا ہے تو وہ پہلے مال کو چیک کرتے ہیں اور جو چیز سٹینڈرڈ سے کم ہو اسے ردی قرار دے کر باہر نہیں جانے دیتے بلکہ ضائع کر دیتے ہیں ہمارے ہاں چیزوں کا سٹینڈرڈ نہ ہونے کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ یہاں پر چیکر نہیں دوسرے کارخانہ والے اپنے مال کو جان بوجھ کر چاہے وہ کتنا ہی ردی ہو باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور ردی چیز کو کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں اور چونکہ مال لینے والے بھی ہندوستانی ہوتے ہیں وہ بھی سستا مال دیکھ کر خرید لیتے ہیں اگر ایک چیز کارخانہ سے ایک روپیہ پر نکلتی ہے اور بازار میں ڈیڑھ روپیہ کو بکتی ہے تو وہی مال لینے والے دوکاندار بجائے اسکے کہ آٹھ آنے کی چیز ایک روپے میں بیچیں وہ ڈیڑھ روپے میں بیچتے ہیں اور اسی طرح دوسرے لوگوں کو بھی دھوکے میں رکھتے ہیں کہ یہ اصل Standerd والی چیز ہے اور جب

معلوم ہوتا ہے

کہ وہ چیز خراب ہے تو وہ دوکاندار کے پاس شکوہ کرتے ہیں اور دوکاندار کہتا ہے میں کیا کروں میں نے تو فلاں فرم کو آرڈر دے کر منگوائی تھی۔ اس طرح کارخانہ والوں کی بدنامی ہوتی ہے۔ انگریزوں میں یہ بڑی خوبی ہے کہ وہ ہر چیز کے معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں (باقی)

ان العھد کان عنہ مسئولا

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے۔ انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہیں۔ کیونکہ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان باتوں سے سخت ناراض ہوتے ہیں کہ تم خوشی سے عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو۔ ۔ ۔ ۔ میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو۔ اور اگر خوشی سے وعدہ کرو۔ تو پھر چاہے موت آجائے۔ ذلت برداشت کرنی پڑے۔ ان وعدوں کو پورا کرو۔"

تحریک جدید کے سال رواں کے وعدوں پر نو ماہ گزر رہے ہیں۔ وہ دوست جنہوں نے تحریک جدید کا چندہ وعدہ کے مطابق ابھی تک ادا نہیں کیا۔ وہ اپنے وعدے کو جلد پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ وکالت مال افراد اور جماعتوں کے حسابات تیار کر رہی ہے م اور عنقریب ان کو ان کے حسابات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے مطلع کر دیا جائے گا لیکن مومن وعدہ کی ادائے گی میں یاددہانی کا محتاج نہیں ہوتا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں نئے سال کے لئے داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر دس ستمبر تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجینئرنگ گروپ کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی اور بی اے کلاسز کیلئے طلبہ کو تیار کیا جاتا ہے۔

میٹرک میں ۰۰ ۷ سے زائد نمبر لینے والے طلبہ کو (بشرطیکہ ان کو کوئی اور وظیفہ نہ ملے) سالم فیس کی رعایت فرسٹ ایئر کے داخلہ کے وقت دی جاتی ہے۔

احباب جماعت اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروا کر تعلیمی فوائد کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا بھی فائدہ حاصل کریں۔

پرنسپل

(تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں لیڈی لیکچرار اسلامیات کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار اسلامیات جو کم از کم اول کلاس ایم اے ہوں۔ کی ضرورت ہے گریڈ ۲۷۵-۱۵-۲۲۵ معہ مراعات گرانی الاؤنس و پراویڈنٹ فنڈ دیا جائے گا۔

درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ یکم اگست ۶۰ء تک آفس پرنسپل میں ارسال کریں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میاں احمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور راولپنڈی جو ایک نیک مخلص اور پرانے احمدی ہیں۔ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

الاخبار والآراء

- نیک لوگ دکھ میں مبتلا کیوں ہوتے ہیں؟
- انیس ۱۹ سو سال قبل کے بعض تاریخی شواہد
- تبلیغ کی اہمیت کا واضح اعتراف
- ایک تلخ اور افسوسناک حقیقت
- خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی تباہی!

نیک لوگ دکھ میں مبتلا کیوں ہوتے ہیں؟

اس سوال کا جواب ڈاکٹر رابرٹ ہنگس نے ان الفاظ میں دیا ہے:-

"یہ نظم و ضبط اور قواعد و ضوابط کی دنیا ہے یہاں سب لوگ اسباب و عوامل اور ان کے نتائج کے پابند ہیں۔ جہاں تک قوانینِ نیچر کی پابندی کا تعلق ہے اس میں نیکی یا نیکی سے محرومی کے لحاظ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جب متعدی امراض پھیلتے ہیں تو نیک بھی ان کی زد میں اسی طرح آ سکتے ہیں جس طرح کہ بد قماش لوگ۔ اگر راہ چلتے پاؤں پھسل جائے تو نیک شخص بھی اسی طرح دھڑام سے زمین پر گرے گا۔ جس طرح ایک بدی میں ملوث شخص گرتا اور بسا اوقات زخمی ہو جاتا ہے۔ اگر قوانینِ قدرت کی کار فرمائی اس یکسانیت کیساتھ ظہور میں نہ آتی تو یہ دنیا ایک غیر سائنسی دنیا ہوتی، اسے انسان تصور میں بھی نہ لا سکتا اور اس میں رہنا محال ہو جاتا۔

"کارخانۂ عالم میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ نیک لوگ بھی انہی حالات اور شرائط کے تحت زندگی بسر کریں جن کے تحت برے اور بد قماش لوگ اس دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ نیک لوگ ایمان و یقین اور صبر و استقامت کی بدولت مصائب و مشکلات پر حاوی رہتے ہیں۔

"مزید برآں ...... نیک لوگوں کے دکھ میں مبتلا ہونے کی ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے انسانی زندگی کے اصل جوہر کو نمایاں کرنے کے لئے جو ذرائع وضع کئے ہیں ان میں سے ایک اہم ذریعہ ابتلاؤں کا آنا ہے۔ بعض اعلیٰ ترین اوصاف مثلاً محبت، صبر، رحم اور شفقت وغیرہ ابتلاؤں کے ذریعے ہی ہم میں ابھر کر نمایاں صورت اختیار کرتے ہیں۔ اگر ابتلاؤں کا سلسلہ نہ ہو تو انسانی زندگی خدائی صفات کی مظہر کبھی نہ بنے ایسی صورت میں اس کی حیثیت ایک مشین یا جانور سے زیادہ نہیں رہتی۔ ایک انسان جسے دکھ تکلیف سے تھوڑا بہت بھی واسطہ پڑا ہو وہ آسانی سے خود فریبی کا شکار نہیں ہوتا۔

"نیز اس ضمن میں سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ خدا نے دکھ، مصیبت اور ابتلاء کو ایک ایسے زینہ کے طور پر مقرر کیا ہے کہ جس کے ذریعہ یہ دنیا ارتقاء کے منازل طے کرتی ہے۔ اگر صرف بد اطوار لوگ ہی مصیبتوں میں مبتلا ہوا کرتے تو ہمارے دل سخت ہو جاتے اور ہم یہ کہہ کر مطمئن ہو جایا کرتے کہ یہ ایسے ہی انجام کے مستحق تھے لیکن جب ہم نیک لوگوں کو مصیبت میں مبتلا ہوتے دیکھتے ہیں تو ہم پکار اٹھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ سرطان کی وجہ سے بڑے بڑے نیک، پارسا اور شریف الطبع لوگوں پر جو کچھ گذری ہے یہ اسی کا اثر ہے کہ اس مہلک مرض کے استیصال کے لئے کیا کچھ دوڑ دھوپ نہیں ہو رہی۔ ہماری دنیا افراتفری، بربریت اور خامیوں کی دلدل میں سے گزر کر اوجِ کمال کی طرف بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ ابتلاؤں کا سلسلہ ایک ایسا محرک ہے جو دنیا کو اس اوج کمال کی طرف بڑھاتے اور اس کی رہنمائی کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اسی نے ابڑیہ کیول کو گولیوں کا نشانہ بننے پر آمادہ کیا۔ یہی چیز تھی جس نے جون آف آرک کو موت کی آغوش میں پہنچایا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں انسان گٹھیا اور اسی قسم کی دوسری بیماریوں سے اپاہج ہو ہو گئے، لاکھوں ہی تپ دق میں مبتلا ہو کر صاحبِ فراش رہنے پر مجبور ہوئے لاکھوں ہی تھے جنہیں فالج نے مفلوج کر کے رکھ دیا۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ انہی مصائب کا نتیجہ تھا کہ ہم نے روپیہ پانی کی طرح بہا کر اور خون پسینہ ایک کر کے انسانی جان کے ان دشمنوں کے خلاف اعلان جنگ کیا اور بڑی حد تک فتحیاب ہوئے۔

"انیسویں صدی کے ایک صاحب فراست راہب نے دکھ مصیبت اور ابتلاؤں کے سلسلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا تھا ——— "ترقی کی راہ میں انسان کو قدم قدم پر مصیبتوں اور آنسوؤں کی شکل میں کیا کچھ قیمت ادا نہ کرنی پڑی ہے! اگر بال برابر بھی قدم آگے بڑھا ہے تو کسی نہ کسی روح کی جاں گسل مشقت اس کا باعث بنی ۔ انسانیت اپنی عظیم الشان کامیابیوں کے ضمن میں ایک انعام سے دوسرے انعام تک لہولہان پیروں کے ساتھ ہی پہنچنے میں کامیاب ہوئی ہے۔"

(ترجمہ از ریڈرز ڈائجسٹ بابت جون ۱۹۶۱ء)

۱۹۰۰ سال قبل کے بعض تاریخی شواہد

گذشتہ بارہ تیرہ سال کے دوران بحرِ مردار کے کنارے وادیٔ قمران کے بعض غاروں سے جو صحیفے برآمد ہوئے ہیں۔ انہیں "Dead Sea Scrolls" یعنی بحرِ مردار کے صحیفوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے مطالعہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیم اور دورِ اول کے مسیحیوں کے معتقدات پولوسی عقائد سے یقیناً مختلف تھے یہ صحیفے اس یہودی فرقے کے مقدس لٹریچر کا ایک حصہ ہیں جو وادی قمران میں آباد تھا اور پہلی صدی عیسوی کے اوائل ہی میں مسیح علیہ السلام پر ایمان لے آیا تھا۔ ان پر خود عیسائی علماء اور بین الاقوامی ماہرین نے ریسرچ کر کے بیشمار لٹریچر شائع کیا ہے۔ ہر چند کہ ابھی گیارہ غاروں میں سے صرف ایک غار کے برآمد شدہ صحائف کا ہی ترجمہ ہوا ہے۔ تاہم ان چند صحیفوں کے مندرجات سے ہی جو تاریخی شواہد منظرِ عام پر آئے ہیں ان سے مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیم اور حالات کے علاوہ مسیح علیہ السلام کے منصب اور مقام پر بھی بہت روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ مشہور برطانوی محقق مسٹر جے۔ ایم۔ الیگرو جنہوں نے ان صحائف پر بہت ریسرچ کی ہے اپنی مشہور کتاب

کے صفحہ ۱۶۱ پر لکھتے ہیں:-

"عقائد کا وہ مجموعہ (مراد پولوسی عقائد ہیں) جو یہودیت کی حدود کو توڑ کر بہت آگے نکل گیا اور جس نے مغربی دنیا کے لئے ہدایت کے ایک زندہ سرچشمے کی صورت اختیار کی وہ وادیٔ قمران میں مروج عقائد سے بالکل مختلف تھا۔ وادیٔ قمران سے دستیاب ہونے والے لٹریچر میں اگرچہ ابن داؤد کے لئے ابن اللہ کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے تاہم ابنیت کے اس ذکر کے باوجود اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جسے پولوسی مسیحیت کے قریب تر قرار دیا جا سکے۔ یقیناً الوہیت اور بشریت کے امتزاج کا وہ تصور جسے اہل یونان با آسانی قبول کرنے پر آمادہ ہو سکتے تھے۔ وادیٔ قمران میں آباد فرقے کے افراد کے نزدیک اتنا ہی قابلِ نفرین ہوگا جتنا کہ آج کے یہودیوں اور مسلمانوں کے لئے یہ قابلِ نفرین ہے۔"

ان تاریخی شواہد کا عیسائی دنیا میں بالعموم اور نئی پود کے دماغوں پر بالخصوص جو ردِّ عمل ظاہر ہو رہا ہے اس کا کسی قدر اندازہ ایچ ایچ راؤلے کی کتاب Zha Dead Sea Seralls and The New-Testaemal سے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اگرچہ یہ کتاب مسٹر الیگرو اور دیگر محققین کے پیش کردہ نظریات کی تردید میں لکھی ہے لیکن انہوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ جب ۱۹۵۷ء میں مسٹر الیگرو نے مانچسٹر کے ٹیلیویژن پر بحرِ مردار کے صحیفوں کی روشنی میں اس نظریے کا اظہار کیا کہ مسیح خدا نہ تھا۔ تو وہاں کے طلباء نے ان کی اس تحقیق سے اتفاق کرتے ہوئے اسے درست قرار دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"مانچسٹر ایوننگ نیوز مورخہ ۱۳ فروری ۵۷ء کی رپورٹ کے مطابق ارسٹن گرامر سکول کے طلباء نے مانچسٹر ٹیلیویژن پر مسٹر الیگرو کی تقریر سننے کے بعد جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بحرِ مردار کے صحیفوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح خدا نہ تھا ان کے اس نظریے کی تائید کی۔"

("بحرِ مردار کے صحیفے اور عہد نامہ جدید" مصنفہ ایچ ایچ راؤلے صفحہ ۱۳ مطبوعہ لندن ۱۹۶۱ء)

کیسا مبنی بر صداقت ہے حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کا یہ کلام جو آپ نے آج سے ساٹھ ستر سال قبل دنیا کے سامنے پیش کیا کہ:-

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(درثمین)

تبلیغ کی ہمہ گیر اہمیت کا واضح اعتراف

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کے نتیجے میں آج اطراف و جوانب عالم میں اسلام کو جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے اور جس تیزی سے اسلام ممالک غیر میں پھیل رہا ہے ایک دنیا اس کی معترف ہے۔ اور تو اور تبلیغی جدوجہد کے نتیجے میں رونما ہونے والے اس خوشکن انقلاب سے متاثر ہو کر خود مسلمانوں کا وہ طبقہ بھی جو اس بات کا قائل تھا کہ محض تبلیغ کے بل پر اسلام نہ پہلے کبھی پھیلا تھا۔ اور نہ آئندہ پھیلے گا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے تیرہ سالہ عظیم الشان دور کو نعوذ باللہ "وعظ و نصیحت کی ناکامی" پر محمول کرتا تھا۔ اور جس نے بعض مستشرقین کی ہمنوائی میں یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ (نعوذ باللہ):-

(۱) "اسلام کا کام محض پند و موعظت ہی سے نہیں چل سکتا بلکہ اسے نوک زبان کے ساتھ نوک سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔"

(۲) اور یہ کہ — "اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے۔" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸)

آج وہی طبقہ تلوار کا نام لئے بغیر یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ دنیا میں اسلام کو سربلند کر دکھانے کا موثر ترین ذریعہ تبلیغ ہی ہے۔ چنانچہ اسی طبقہ کا ایک ترجمان اخبار ممالک غیر میں تبلیغ اسلام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے رقمطراز ہے:-

"یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اگر مسلمان اپنے دین کی تبلیغ پر کمربستہ ہو جائیں تو ..... اسلام ایک زندہ اور غالب قوت کی حیثیت سے ابھر کر رہے گا۔ اور اسلام کے ہاتھوں الحاد اور مادہ پرستی کو شکست ہو کر رہے گی۔

مذہب زندہ دلاں خواب پریشانے نیست
از ہمیں خاک جہانے دگرے ساختن است"

(ہفت روزہ "ایشیا" ۲۲ جولائی ۶۰ء)

کیا عظیم انقلاب ہے جو غیروں اور اپنوں میں بیک وقت رونما ہو رہا ہے۔

ایک تلخ اور افسوسناک حقیقت

یہ ایک نہایت تلخ اور افسوسناک حقیقت ہے کہ آج دنیا میں مسلمان انتہائی پستی کی حالت میں ہیں اور انہیں ابھرنے اور اپنا کھویا ہوا مقام پھر حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ ایک ہفت روزہ معاصر نے اس تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"دین سے مسلمانوں کی اس ہمہ گیر بے اعتنائی ہی کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان دنیا کی وہ ذلیل و پست اور درماندہ قوم ہیں جن کو ہر بڑی طاقت اپنا لقمۂ تر سمجھتی ہے جو ملت دنیا میں قوت و شوکت کا ظہور تھی اب زوال، درماندگی، ضعف، اور انحطاط کی علامت بن کر رہ گئی ہے۔ جسے کبھی اقوام عالم کی امامت حاصل تھی اب قوموں کی برادری میں اس کے لئے عزت اور قدر کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی اس کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ وہ اغیار کی مقلد، ان کی خوشہ چین اور ان کے دروازے کی بھکاری ہے۔

آغاز میں ہم کیا تھے انجام میں ہم کیا ہیں

ہم نے دین سے منہ موڑا۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے اعتنائی برتی اور زمانے نے عزت کا ہر نشان اور مجد و شرف کی ہر علامت ہم سے چھین لی۔"

(ایشیا ۲۲ جولائی ۶۰ء)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ تمام حیلے بیکار ہو جانے کے بعد کیا مسلمانوں کی اصلاح کیلئے کوئی آسمانی تدبیر بروئے کار آنی چاہیئے یا نہیں؟ کیا نعوذ باللہ خدا نے اس امت کو جسے اس نے خیر امت قرار دیا تھا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا ہے کہ اب وہ رسوائیوں کا بوجھ اٹھائے اور ذلتوں پر ذلتیں برداشت کرے؟ کیا وہ اس امت مرحومہ پر اب رحم نہیں کرے گا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس وفادار اور سچے وعدوں والے ارحم الراحمین خدا کی تقدیر بروئے کار آ بھی چکی ہو۔ اور یہ لوگوں کی اپنی ہی نظر کا قصور ہو کہ وہ ابھی تک اس کے آثار کا مشاہدہ کرنے سے محروم ہیں؟

خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی تباہی

اخبار "انڈین ایکسپریس" میں شائع شدہ ابتدائی تخمینے کے مطابق بھارت کے سرکاری ملازمین کی پانچ روزہ ہڑتال کی وجہ سے بھارت کی حکومت اور قوم کو کم و بیش ۲۵ کروڑ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ ابھی بیس لاکھ دس ہزار سرکاری ملازمین میں سے صرف دس فیصدی ملازمین نے ہڑتال میں حصہ لیا تھا اگر کہیں تمام کے تمام ملازم اس میں ملوث ہو جاتے تو ظاہر ہے نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوتا۔

ہرچند کہ صرف دس فیصدی ملازمین نے ہڑتال کی تھی پھر بھی ملک کی اہم صنعتوں میں پیداوار بہت کم ہو گئی ہے۔ اسی طرح ریلوں کے ذریعے مسافروں کی آمد و رفت اور سامان کی نقل و حمل نیز ڈاک و تار اور ٹیلیفون وغیرہ کی سروسز سے جو آمدنی ہوتی ہے اس پر بھی بہت برا اثر پڑا ہے۔ مزید برآں ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کو فوج اور پولیس کی خدمات حاصل کرنے اور کام کو کسی حد تک جاری رکھنے کیلئے نئے ملازمین بھرتی کرنے پر بہت زیادہ رقم خرچ کرنی پڑی ہے اس طرح صنعتی پیداوار میں تخفیف آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی کے باعث بھارت اجتماعی طور پر قوم کو ناقابل بیان نقصان پہنچا ہے اندریں حالات برسر اقتدار طبقے میں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ ایک آزاد ملک کے لوگوں کا اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایسے تخریبی حربے اختیار کرنا خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی تباہی مول لینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ایسے اقدامات کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ جن کے نتیجے میں سرکاری ملازمین کے لئے ہڑتال وغیرہ کے تخریبی حربے اختیار کرنے یا اجتماعی سودے بازی کے ذریعے اپنے مطالبات منوانے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔

کتاب "حقیقۃ الشہادتین" مصنفہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم

یہ کتاب حضرت مولوی فتح دین صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ نے بزبان پنجابی منظوم صورت میں شائع کی تھی۔ ضلع گورداسپور۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع سیالکوٹ اور ضلع گجرات کی جماعتیں بڑے ذوق و شوق سے پڑھا کرتی تھیں۔ یہ کتاب تربیت و اصلاح کے سلسلہ میں بے حد مفید کتاب ہے۔ پارٹیشن کے بعد ضلع گورداسپور اور ضلع ہوشیارپور کی جماعتیں مختلف اضلاع میں پھیل گئی ہیں۔ کچھ لوگ تو سندھ میں احمدیہ اسٹیٹس میں رہتے ہیں۔ کچھ سیالکوٹ، گجرات اور لائل پور اور ملتان اور بہاولپور اور رحیم یار خاں میں آباد ہو گئے ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے تربیت و اصلاح کی غرض سے شائع کنندہ سے جماعتوں میں تقسیم کی غرض سے اسے خرید کیا ہے۔ جماعتوں کے امراء، صدر اور سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ضرورت کے مطابق دفتر نظارت اصلاح و ارشاد سے منگوا لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/ روپیہ ادا کرنیوالے مخلصین کی

فہرست

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(۱۸۰) مکرم عبدالوحید خاں صاحب قلات کول کمپنی لمیٹڈ کوئٹہ — ۱۵۰/-
(۱۸۱) شیخ کریم بخش اینڈ سنز بذریعہ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ — ۴۵۰/-
(۱۸۲) مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ (بذریعہ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید قائد مجلس) — ۱۵۳/۱۳/-
(۱۸۳) مکرم خلیفہ عبدالرحمان صاحب کوئٹہ — ۱۸۰/-
(۱۸۴) محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد یوسف صاحب کوئٹہ — ۱۵۰/-
(۱۸۵) لجنہ اماء اللہ کوئٹہ — ۲۲۵/-
(۱۸۶) لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ — ۱۵۰/-
(۱۸۷) ایم مرزا اینڈ سنز چمن بلوچستان — ۲۰۰/-
(۱۸۸) محترمہ ملکھاں بی بی صاحبہ اہلیہ مستری لال خاں صاحب فورٹ سنڈیمن بلوچستان — ۱۵۰/-
(۱۸۹) مکرم الحاج ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر — ۱۵۰/-
(۱۹۰) مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار دینال " " — ۱۵۰/-

وکیل المال تحریک جدید۔

درخواست دعا

خاکسار کا ماموں زاد بھائی عزیزم زاہد محمود ابن عبدالقدیر صاحب عاصم (گنج مغلپورہ) چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۲۶/۷/۶۰ کو وفات پا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ملک منور احمد جاوید۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ

لجنہ اماء اللہ بنگلور (بھارت) کا جلسہ

لجنہ اماء اللہ بنگلور کا جلسہ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۶۰ء محترمہ ماجدہ بیگم صاحبہ کے گھر میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض صدر جلسہ لجنہ بنگلور نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد مصطفیٰ صاحب نے کی۔ نظم سلیمہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اور عزیزی رضوانہ نے نعت پڑھی۔ اس کے بعد خاکسارہ نے سپاسنامہ پڑھ کر پیش کیا اور مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے شکریہ ادا کیا۔

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہمارے اولوالعزم امام حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لخت جگر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی بیگم صاحبہ جو سارے ہندوستان کی لجنات کی صدر بھی ہیں تشریف فرما تھیں۔ خواتین بنگلور کثیر التعداد میں شامل ہوئیں اور آپ کی عالمانہ تقریر سے مستفید ہوئیں۔ لجنہ بنگلور اپنی خوش نصیبی پہ نازاں ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اپنے خاص فضلوں سے سرفراز فرمائے اور ہمیں بہتر سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

افسوس کہ اسی دن ایک احمدی خاتون جو ہمیشہ دینی کاموں میں نمایاں حصہ لیا کرتی تھیں انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت میاں وسیم احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔

(اختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور (بھارت))

پروگرام دورہ (مجالس لائلپور) چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام مجلس	تاریخ آمد	نام مجلس	تاریخ آمد
۵۲۸ گ ب مانوپور	یکم اگست ۱۹۶۰ء	گوجرہ	۳۰ اگست ۱۹۶۰ء
۴۸۴ گ ب	۲ "	۳۶۷ ج ب جلیانوالہ	یکم ستمبر
سمندری	۳ "	۲۷۷ ر ب ستیانہ	۲ "
۱۶۲ گ ب	۵ "	۲۷۵ ر ب کرتارپور	۳ "
۴۶۸ گ ب	۶ "	۲۷۶ ر ب گوکھووال	۴ "
۴۶۹ گ ب	۷ "	۹۴ ج ب	۶ "
۲۰۹ گ ب دوہی ننگل	۹ "	۸۹ ج ب رتن	۷ "
۲۴۳ گ ب گلکیاں پور	۱۱ "	۸۸ ج ب صیانہ	۹ "
ماموں کانجن	۱۲ "	۸۶ ج ب دھول ناجرہ	۱۱ "
[illegible]	۱۳ "	۸۴ ج ب سرشمیر	۱۲ "
۲۹۴ و ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ	۱۵ "	لائلپور	۱۵ "
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۷ "	۱۲۷ ر ب بہلول پور	۱۸ "
۳۰۶ گ ب	۱۹ "	۱۳۱ ج ب گوکھووال	۲۰ "
۴۸۷ ج ب پلاسور	۲۰ "	۱۱۹ ر ب روڈہ	۲۲ "
۳۱۲ ج ب کنکووال	۲۱ "	۱۰۹ گ ب نانگ گڑھ	۲۳ "
۴۳۴ ج ب دھیرو کے	۲۳ "	جسڑانوالہ	۲۵ "
۴۲۶ ج ب کاتا کو نمبر	۲۵ "	۲۷۸ گ ب بشیرکا	۲۷ "
۳۵۳ ج ب قادرآباد	۲۶ "	۳۶ گ ب	۲۹ "
۲۹۶ ج ب جھمرا پور	۲۷ "	[illegible] گ ب	۳۰ "
۲۹۷ ج ب	۲۸ "	۷۶ گ ب	یکم اکتوبر
۳۰۰ ج ب	۲۹ اگست	۸۴	۳ اکتوبر

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ترجمۃ القرآن کریم کا امتحان

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ۲۶ رجون کو قرآن کریم کے پہلے پارہ کے آخری آٹھ رکوع کا امتحان ہوا۔ تقریباً ۷۵ فیصدی خدام نے امتحان میں شرکت فرمائی۔ نتیجہ ۸۷ فیصدی رہا۔ مندرجہ ذیل خدام نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

(۱) ویس۔ ایس احمد اوّل —— (۲) مبارک احمد چوہدری دوم۔
(۳) حفیظ احمد بٹ سوم۔

(ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

نظامت علیا مجالس انصار اللہ سندھ و بلوچستان کی مجلس عاملہ

صدر محترم انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک ناظم اعلیٰ برائے مجالس انصار اللہ سندھ و بلوچستان کی تجویز پر مندرجہ ذیل اصحاب کو اس علاقہ کی نظامت علیا کی مجلس عاملہ کا رکن مقرر فرمایا ہے۔ متعلقہ مجالس ان سے تعاون فرمائیں۔

(۱) معتمد عمومی — مکرم محمد شفیع خانصاحب نجیب آبادی
(۲) معتمد مال — مکرم شیخ عبدالحق صاحب انجینیر
(۳) معتمد اصلاح و ارشاد — مکرم چوہدری رشید احمد صاحب
(۴) معتمد تعلیم و تربیت — مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع کے موقع پر علمی مقابلے

اس سال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔ (۱) مقابلہ حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ و تفسیر قرآن مجید (ہر سہ معیار) (۳) مطالعہ احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم (ہر سہ معیار) (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ہر سہ معیار) (۵) عام معلومات (ہر سہ معیار) (۶) تقاریر (۷) مضمون نویسی۔

مضمون نویسی کے مقابلہ میں شامل ہونے والے خدام مندرجہ ذیل عنوانوں میں سے کسی ایک پر مضمون لکھ سکیں گے۔ وقت ۵۰ منٹ ہوگا۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ کے تین دلائل (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ (۳) قرآن شریف ایک کامل شریعت ہے (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تجدید دین کے سلسلہ میں شاندار کارنامے (۵) سود کی حرمت کی حکمتیں (۶) برکات خلافت (۷) حیات آخرت کے دلائل

تقاریر کے عنوان:۔ (۱) محبت الٰہی حاصل کرنے کا طریق (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین (۳) قرآن مجید میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفوں سے عفو اور حسن سلوک (۵) میں اسلام کو سچا مذہب کیوں سمجھتا ہوں (۶) سینما بینی کے نقصانات (۷) فرشتوں کے متعلق اسلامی نظریہ۔

ان مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام ۱۰ راکتوبر تک اپنے نام دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ بڑی مجالس میں اگر متعدد خدام تقاریر کے مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں تو ان مجالس کے قائدین اپنے ہاں ابتدائی مقابلہ کروا کر اول و دوم آنے والے خدام کے نام اجتماع میں مقابلہ کے لئے ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بیٹے عزیزان بشیر احمد و لطیف احمد کی آنکھیں خراب ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم فیروز الدین۔ ربوہ)

(۲) میری والدہ عرصہ سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہے۔ احباب سلسلہ شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(افتخار احمد دارالصدر غربی ربوہ)

(۳) خاکسار کے ایک معروف غیر از جماعت دوست ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ وہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان کی دینی و دنیاوی کامیابی اور بیش از بیش ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نورالحق ربوہ)

(۴) میری امی جان ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں اور مسلسل ایک سال سے "پلاسٹر بینڈ" میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد از جلد شفا عطا کرے اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں۔ آمین

(رشادہ احمد ابن کیپٹن افتخار... شریف راولپنڈی)

(۵) بندہ تقریباً ایک ہفتہ سے بخار سے بیمار ہے احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی بشیر احمد احمدی میڈیکل ہال بازار شیخوپورہ)

(۶) میرے بھائی حافظ محمد اسمعیل صاحب حال ڈیرہ غازی خان بوجہ درد کمر سے تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ راجہ محمد یعقوب (...)

(۷) بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد شفیع ملتان)

(۸) میرا ایک عزیز دوست ہے اور اس کی والدہ سخت بیمار ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شمیم احمد شاد)

دوسرے ملکوں کو پاکستان سے قدرتی گیس درآمد کرنیکے لئے گفت و شنید شروع کر دی

نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے (وزیر خزانہ)

ڈھاکہ ۳۰ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بتایا ہے کہ جاپان سنگاپور اور جنوب مشرقی ایشیا کے دوسرے ممالک پاکستان سے قدرتی گیس درآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اور بعض ہمسایہ ملکوں نے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے پاکستان سے اس سلسلہ میں گفت و شنید شروع کر دی ہے۔

مسٹر محمد شعیب نے آج صدر کے ہمراہ کراچی روانہ ہونے سے پہلے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ غیر ملکی تاجر پاکستانی گیس درآمد کرنے کے سارے پہلوؤں پر بڑی احتیاط سے غور کر رہے ہیں آپ نے کہا کوئی سکیم شروع کرنے سے پہلے معاملات کی تفاصیل کا جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

ایک سوال پر وزیر خزانہ نے کہا کہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن آئندہ پانچ سال میں سارے ملک بالخصوص مشرقی پاکستان کو صنعتی ترقی سے ہمکنار کرنے کے لئے نمایاں کردار ادا کرنے والی ہے۔ کارپوریشن پٹ سن کی صنعتوں کو مزید فروغ دے گی اور نجی کوششوں کے لئے ضروری امداد دے گی تاہم وزیر خزانہ نے کہا "یہ خبر بالکل غلط ہے کہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن جلد ہی ختم کر دی جائے گی۔ یہ کارپوریشن صنعتی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ لگاتی رہے گی۔ وہ قدرتی گیس کے استفادہ کے لئے بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی قائم کردہ بعض بڑی صنعتوں کو نجی ہاتھوں میں منتقل کرنے کی پالیسی پر کاربند ہے مقصد یہ ہے کہ نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہو اور مزید صنعتیں قائم ہوں وزیر خزانہ نے بتایا کہ حکومت امریکی فرم (آرتھر لا یوٹل) کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے اس امریکی فرم نے مقامی طور پر دستیاب ہونے والے خام مال کی مدد سے صنعتیں قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے مشورہ دے کیا تھا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ یہ رپورٹ حکومت کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔

سیالکوٹ گوجرانوالہ اور لاہور میں معدہ کی بیماری سے بارہ اموات

مزید ۱۱۹ افراد مرض میں مبتلا ہوئے۔ صوبائی محکمہ صحت کا اعلان

سیالکوٹ ۳۰ جولائی۔ صوبائی محکمہ صحت کی طرف سے جاری ہونے والے ایک اعلان کے مطابق گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں صوبے کے مختلف مقامات پر معدہ کی بیماری سے بارہ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور ایک سو انیس مزید افراد اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ لاہور میں ایک، سیالکوٹ شہر میں دو، سیالکوٹ کے دیہات میں آٹھ اور گوجرانوالہ میں ایک موت ہوئی۔ اسی طرح لاہور میں مزید پچیس۔ سیالکوٹ کے ضلع میں ۷۸۔ گوجرانوالہ میں ۸ جہلم میں ایک۔ گجرات میں اور کوئٹہ میں ایک اور سرگودھا میں مزید ۲ افراد مرض میں مبتلا ہوئے اعلان کے مطابق صورت حال پر پورا قابو پا لیا جا چکا ہے۔ اور تمام ممکن حفاظتی اقدامات کئے جارہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں اس مرض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۲۹ تک پہنچ گئی ہے۔ دریں اثناء ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت گڑ اور چاول سے بنائے گئے "مرمرا" کی فروخت اور تیاری پر پابندی لگا دی ہے یاد رہے اس سے پہلے ضلع میں سوڈا واٹر آلو، چھولے اور حلوہ پوری فروخت کی پابندی لگائی جا چکی ہے۔ میونسپل ہیلتھ آفیسر نے کل شہر میں مختلف اقسام کی مٹھائی ضائع کی جو انسانی استعمال کے ناقابل تھی۔

پاکستان گوا کے لئے مشینری سوتی کپڑا اور دوسری مصنوعات برآمد کرے گا

لاہور پہنچنے کے بعد پرتگالی تجارتی وفد کے دو ارکان کا بیان

لاہور ۳۰ جولائی۔ گوا کے وفد کے دو ارکان نے کراچی سے لاہور پہنچ کر انکشاف کیا کہ جس تجارتی معاہدے کی بات چیت کراچی میں پایہ تکمیل تک پہنچی ہے اس میں پرتگالی گوا نے پاکستان کو برآمد کرنے کے لئے بیس اشیاء کی فہرست پیش کی ہے۔ اسی طرح پاکستان کی طرف سے تیس اشیاء گوا کو برآمد کرنے کی پیشکش کی گئی ہے۔ پرتگالی وفد کے دو ارکان کل لاہور پہنچے ہیں۔ وہ گوا کے سیکرٹری جنرل اور بیرونی تجارت کے محکمے کے صدر پرمشتمل ہیں۔

وفد نے بتایا کہ دونوں ملکوں کی طرف سے برآمد ہونے والی اشیاء کی فہرستوں کا تبادلہ ہو چکا ہے۔ ان فہرستوں کو اس معاہدے کے ساتھ منسلک کر دیا جائے گا جس پر یکم اگست کو دستخط ہونے والے ہیں۔

کراچی کی بات چیت میں پرتگالی وفد کی قیادت کے فرائض سفیر پرتگال متعین پاکستان مسٹر ڈا موسکی نے اور پاکستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر آئی اے خان نے کی تھی۔

پرتگالی وفد نے بتایا کہ گوا پاکستان کے لئے جو اشیاء بھیجے گا ان میں پاکستان کی فولاد کی صنعت کے لئے لوہے کی کچی دھات اور مینگنیز بھی شامل ہے۔ گوا کی طرف سے کھوپرے کا تیل۔ تازہ پھل، ڈبوں میں بند پھل۔ بانس اور عمارتی لکڑی بھیجنے کی پیشکش بھی کی گئی ہے۔ گوا کی طرف سے مچھلی اور نمک بھیجنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ لیکن پاکستان نے یہ پیشکش قبول نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان خود یہ دونوں اشیاء برآمد کرتا ہے۔

گوا کے وفد نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ پاکستان کی طرف سے جن اشیاء کی پیشکش کی گئی ہے ان میں مشینری، صنعت میں کام آنے والے اوزار، سوتی کپڑا اور ملک کی دوسری صنعتی پیداوار بھی شامل ہیں۔ وفد کے ارکان نے کہا۔ ابھی تک یہ طے نہیں کیا گیا کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے لئے کتنی مالیت کا سامان بھیجیں گے وفد نے کہا سال کے آخر میں حساب کیا جائے گا اور بقایا جات کی ادائیگی سٹرلنگ میں کی جائے گی جب وفد سے پوچھا گیا کہ ان اشیاء کو بھیجنے کا کیا انتظام کیا جائے گا؟ تو وفد کے ایک رکن نے بتایا کہ پرتگال کی ایک جہازی کمپنی کے جہاز پہلے ہی پاکستان آتے جاتے رہتے ہیں اس رکن نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستانی جہازی کمپنیوں کو بھی فائدہ اٹھانے کا مساوی موقعہ ملنا چاہئے پاکستان کا یہ مطالبہ حکومت پرتگال کو بھیج دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سوال کا حل کرنا وفد کے اختیار سے باہر ہے۔

درخواست دعا

چوہدری مبارک احمد صاحب آف احمد نگر بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

حمید احمد قریشی احمد نگر۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷